BupenaKelas5Sd71pdf

﴿۳﴾

وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○
(البقرة : ۱۸۸)

ترجمہ : اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ اور نہ انہیں حاکموں کے پاس اس غرض سے لے جاؤ کہ اس کے ذریعے لوگوں کے مال کا ایک حصہ تم بطور گناہ کے جان بوجھ کر کھا جاؤ۔

تشریح : یہ آیت ایک اصول بتلاتی ہے کہ ہر وہ مال حرام ہے جو کسی ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو، اسلام میں رزق حلال کی تلقین اور حرام سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، حلال وحرام کا صحیح اور معقول معیار صرف وہی ہوسکتا ہے جو قرآن وحدیث میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال اس کی خوشی اور رضامندی کے بغیر کھائے۔

ناحق طور پر ایک دوسرے کا مال لینا اور کھانا جیسے سود، چوری، لوٹ مار، جوا، رشوت، خیانت، دغابازی، جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، ناجائز خرید وفروخت اور دیگر ممنوع ذرائع سے مال حاصل کرنا یہ سب حرام ہے۔ اسی طرح یہ بھی قطعاً ناجائز ہے کہ ظالم حکام کو کسی کے مال کی خبر دے تاکہ ناحق طور پر وہ اسے چھین لیں، یا اپنا مال رشوت کے طور پر ان تک پہنچائے اور ان کو اپنا موافق بنا کر دوسرے کا مال جان بوجھ کر ناجائز طور پر کھالے۔

کوئی قاضی اگر رشوت وسفارش یا جھوٹی گواہی کی بنیاد پر کسی ایک کا مال، جائیداد یا کوئی بھی چیز ایسے شخص کو دے جس کا حق نہیں بنتا تو وہ اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہے، وہ تمام نذرانے، تحائف، دعوتیں اور دیگر ایسے ذرائع جن سے حکام پر اثر ڈالنا اور ان سے تعلقات بڑھا کر ناجائز مفاد حاصل کرنا مقصود ہو، ناجائز اور معاشرے کے امن وسکون کیلئے ناسور ہیں، ایسا کرنے سے قاضی وحاکم جانبدار بن سکتے ہیں جس سے انصاف کا ترازو ٹیڑھا ہوسکتا ہے، ظلم وحق تلفی عام ہوسکتی ہے، عدل وانصاف کا وجود ختم ہوسکتا ہے۔

BupenaKelas5Sd71pdf

624b518f5d